لباس خضر میں یہاں رہزن بھی پھرتے ہیں

تحریر: محمد رمضان جانباز سلفی فیصل آباد

انسان دشمن عناصر روز اول سے ہی مختلف انداز و اطوار سے انسانیت کی جان' ایمان اور مال کے درپے رہے ہیں ان دشمنان انسانیت میں ساحروں' کاہنوں' نجومیوں' جوتشیوں' اور رمل فال وغیرہ والوں کے نام سرفہرست ہیں یہ لوگ فٹ پاتھوں پر بیٹھ کر ہمارے سادہ لوح عوام اور گنوار لوگوں کو پر فریب اطوار سے لوٹنے میں مصروف عمل ہیں اور حیرت کا مقام یہ ہے کہ جاہل اور گنوار ہونے کے باوجود اپنے نام کے ساتھ "پروفیسر" کا "لقب" بڑے اہتمام سے لکھتے ہیں۔ اور اپنے اس "کاروبار" کی ایڈورٹائزمنٹ کے لئے دور دراز کے علاقوں تک دیواروں پر چاکنگ کرواتے ہیں اور مزید کہ سڑکوں کے کنارے قد آور بورڈ آویزاں کر کے ان پر جلی حروف میں ملحدانہ' مشرکانہ شہ سرخیوں سے لبریز عبارات لکھ کر ناقابل "معافی" فعل شرک کا ارتکاب کرتے ہیں اور پھر ان لوگوں کا ایک من پسند مشغلہ یہ بھی ہے کہ دوست واحباب میں شکوک وشبہات پیدا کر کے نفرت کے بیج بونا' سکون اور اطمینان سے بستے گھرانوں میں نفرت کے "شرارے" پھینک کر ان کے "مکینوں" کو دکھ اور اذیت میں مبتلا کرنا اور ہر وہ کام کرنا جس سے دوسرے پریشانی اور مصیبت کا شکار ہوں ان خباثتوں کے باوجود بعض "جدید" ماحول اور تعلیم سے آراستہ لوگ انہیں عقیدت ومحبت کی نظر سے نہ صرف دیکھتے ہیں بلکہ ان کے ہاں انہیں بڑی پذیرائی بھی حاصل ہے جبکہ ایسے لوگوں کو اسلام سے ذرا بھی تعلق اور نسبت نہیں ہے اگر اس گروہ سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص خود کو مسلمان سمجھتا ہے تو پھر ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ.......

بڑا اندھیرا ہے کہ اکثر مسلمان یہ سمجھتے ہیں
کہ بداعمال ہو کر بھی مسلمانی نہیں جاتی

نجومیوں وغیرہ نے اکثر یہ لکھوا رکھا ہوتا ہے کہ..... "جو چاہو سو پوچھو" قارئین اگر ان

حروف پر ذرا غور کریں تو ان پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ ایسے لوگوں کو اللہ رب العزت کی کچھ ضرورت رہ جاتی ہے؟ تقدیر' خیر و شر اور علم الغیب وغیرہ تو صرف خاصہ خدا ہے مگر یہ لوگ اسکے انکاری ہیں اور ان کے پیرو کار جاہل لوگ ان کے اس جھوٹے دعوے پر یقین کرتے ہوئے اپنے دامن کو ایمان کی دولت سے خالی کر بیٹھتے ہیں غرض "رہزنوں" کا یہ گروہ مختلف حیلوں سے مسلمانوں کے ایمان اور جیبوں پر "ڈاکہ زنی" میں مصروف ہے اور برصغیر کے خطہ ارض پر ساحروں' نجومیوں ور کاہنوں کی دکانداریاں بڑے عروج پر ہیں ان کی فیس "باٹا" کے ریٹ کی مانند ہوتی ہیں یعنی سوا گیارہ روپے سوا اکیس روپے وغیرہ پھر مشاہدے میں جو چیز آئی ہے وہ یہ کہ ان کے پاس اکثر "عشق و محبت" کے مرد و زن ہی جاتے ہیں بالخصوص نوجوان لڑکے اور لڑکیاں۔

ہمارے سننے میں کچھ ایسے واقعات آئے کہ جن سے ان "عاملوں" کے وہ خاص "عمل" معلوم ہوئے جو کہ یہ اپنے گاہکوں سے کرتے ہیں چنانچہ عبرت کے لئے ہم صرف ایک واقعہ نقل کر دیتے ہیں۔ حقیقت میں یہ سچا واقعہ ہمیں ایک مولانا صاحب نے سنایا تھا جن کے قریبی دوست ایک قاری صاحب جو چند برس قبل فوت ہوئے ہیں فیصل آباد میں رہتے تھے اور جن وغیرہ نکالتے تھے ان کے پاس اکثر مریض آتے ایک روز ایک نوجوان عورت آئی اور کہنے لگی "میں جس آدمی سے شادی کرنا چاہتی ہوں میرے گھر والے اس سے نہیں چاہتے انہوں نے میری شادی کسی اور سے طے کر دی ہے اور دن بھی مقرر ہو گیا ہے لہذا آپ کچھ کیجئے کہ میری شادی میرے "آشنا" کے ساتھ ہو جائے قاری صاحب کہنے لگے اس سے پہلے تو کسی کے پاس گئی تھی؟ وہ عورت کہنے لگی ہاں ایک نجومی کے پاس گئی تھی اور اس نے مجھ سے کہا کہ اس کام کے لئے ایک "خاص عمل" کرنا پڑے گا اور اس "عمل" کے دوران تمہیں (یعنی اس عورت) کو اپنا جسم میرے ساتھ ملانا ہو گا لہذا میں اس پر بھی راضی ہو گئی اور وہ نجومی عامل اس "خاص عمل" کے بہانے مجھ سے "مزے" لوٹتا رہا اور جس مقصد کے لئے میں نے یہ سب کچھ کیا تھا وہ نہ ہو سکا۔ اس پر حضرت صاحب نے اس عورت کو کہا کہ آپ خواہ مخواہ اپنی زندگی برباد نہ کریں اور جائیں ہم اس سلسلے میں معذور ہیں' یہ اور اس طرح کے بیسیوں واقعات رونما ہوتے ہیں

لیکن بہت کم لوگ عبرت حاصل کرتے ہیں بعض دوست روشن خیالی اور وسعت معلومات کا بھرم قائم کرنے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ علم سیکھنا جائز ہے خواہ کوئی علم ہو، لہٰذا جادو بھی تو ایک علم ہی ہے اس بارے میں عرض ہے کہ بعض علوم ایسے ہیں جن کے متعلق قرآن وحدیث میں واضح احکامات موجود ہیں کہ ان کا سیکھنا ناجائز ہے پھر ایسے علوم کہ جن کا سیکھنا آدمی کو کفر کی وادیوں میں پہنچادے کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ علم نجوم وکہانت وغیرہ کو ہی لے لیں ان کو سیکھنے اور بروئے کار لانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے جادو سے متعلق اللہ تعالیٰ نے ہاروت وماروت کا قول ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ...... "انما نحن فتنة فلا تكفر" یقیناً ہم فتنہ اور آزمائش کے لئے ہیں تم کفر میں نہ پڑو (بقرہ ۱۰۲)

اور فرمایا "وما كفر سليمان ولكن الشياطين كفرو ايعلمون الناس السحر" (۱۰۲)

سلیمان علیہ السلام نے کفر کی کوئی بات نہیں کی۔ بلکہ ان شیطانوں نے ہی کفر کیا اور وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے ہاروت وماروت کے ذکر ہی میں مذکور ہے کہ......

"فيتعلمون منهما مايفرقون به بين المرء وزوجه" (بقرہ ۱۰۲)

یہ لوگ ان سے وہ چیزیں (جادو) سیکھتے ہیں جس سے وہ شوہر اور بیویوں میں جدائی ڈالیں۔ اور ایک مقام پر فرمایا...... "ولقد علموا لمن اشتراه ماله فى الاخرة من خلاق" (بقرہ ۱۰۲) اور انہیں (یہود) کو خوب معلوم تھا کہ جو کوئی جادو کا خریدار بنا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

سورہ طٰہٰ میں فرمایا "ولا يفلح الساحر حيث اتى" (طٰہٰ ۶۹) جادوگر جہاں جائے گا فلاح نہیں پائے گا۔ قرآنی آیات کے بعد اب احادیث مصطفیٰ ﷺ بھی ملاحظہ کرلیجئے۔ ارشاد فرمایا۔ "اجتنبوا السبع الموبقات" سات مہلک امور سے اجتناب کرو۔ پھر آپ ﷺ نے شمار کرتے ہوئے پہلے "الشرك بالله" اور پھر "السحر" یعنی جادو کا نام لیا (ہدایت المستفید اردو جلد ۲ ص ۷۷۹)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ مہلک امور میں ایک بڑا گناہ جادو کرنا بھی ہے چاہے وہ کسی

شکل میں ہو۔ مصنف عبدالرزاق کی حدیث میں ایک فرمان مصطفےٰ ﷺ ہے کہ...... "من تعلم شیئا من السحر قلیلا کان او کثیرا کان ختم عهده من الله" جس شخص نے تھوڑایا زیادہ جادو سیکھا اس کا معاملہ اللہ سے ختم ہوا۔ (هدایۃ المستفید اردو صہ ۷۷٦)

علم نجوم بھی جادو کی ہی ایک قسم ہے کیونکہ نبی علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے۔ "من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد" جو شخص علم نجوم کا کچھ حصہ سیکھ لیتا ہے گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا جتنا زیادہ سیکھ لے گا اتنا ہی بڑا جادوگر ہوگا۔ (ابوداؤد مترجم جلد ۳ صہ ۲۰۸)

نجومیوں وغیرہ کے پاس جانے اور ان کی باتوں کو سچا جاننے والوں کے متعلق نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ "من اتی عرافا فسالہ عن شئی لم تقبل لہ صلاۃ اربعین لیلۃ" جو کسی عراف (نجومی کاہن) کے پاس جاکر اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہ ہوگی۔ (مسلم مترجم جلد ۴ ص ۴۰۱)

اور نبی ﷺ کا ہی ایک اور ارشاد گرامی ہے کہ...... میں اپنی امت سے مندرجہ ذیل امور کے بارے میں شدید خطرہ محسوس کرتا ہوں (۱) "التصدیق بالنجوم" نجوم کی تصدیق کرنا (۲) قضاء و قدر کی تکذیب (۳) اور احکام ظلم (رواہ عبد بن حمید بحوالہ ہدایۃ المستفید جلد ۲ ص ۸۷۱ اردو ترجمہ)

اور مسند بزار میں، سند جید روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لیس منا من تطیر او تطیر لہ او تکهن او تکهن لہ او سحر او سحر لہ" جو شخص فال نکالے یا اس کے لئے فال نکالی جائے یا خود کاہن بنے یا اس کے لئے کوئی دوسرا کہانت کرے یا جو خود جادوگر ہو یا اس کے لئے کوئی دوسرا شخص جادو کرے وہ ہم میں سے نہیں اور اسی روایت میں کہ "ومن اتی کاهنا فصدقہ بما یقول" اور جو کسی کاہن کے پاس جائے اور اسکی باتوں کی تصدیق کرے "فقد کفر بما انزل علی محمد ﷺ" تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔ (ایضاً ص ۸۱٦)

اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "من اتی کاھنا فصدقه بما یقول" جو کوئی کاہن کے پاس جائے اور جو وہ کہے اسے سچا جانے۔ یا حالت حیض میں اپنی بیوی سے مجامعت کرے یا اس کی دبر میں اپنی نفسانی خواہشات کا مرتکب ہو "فقد بری مما انزل علی محمد صلی الله علیه و سلم" "پس وہ اس دین سے بری (بیزار) ہوا جو محمد ﷺ پر اتارا گیا (ابوداؤد مترجم جلد ۳ صفحہ ۲۰۸)

قرآن وحدیث کے مذکورہ حوالہ جات سے یہ ثابت ہوا کہ جو شخص جادو علم نجوم و کہانت وغیرہ سیکھے اور اس پر عمل کرے اسکا دین محمدی سے کچھ تعلق نہیں ہے لہٰذا اگر دین محمدی سے نسبت قائم رکھنی ہے تو پھر ان تمام افعال خبیثہ سے دامن بچانا ہو گا۔

قارئین کرام کے ذہن میں یہ سوال بھی ضرور آئے گا اگر ساحر، نجومی اور کاہن وغیرہ جھوٹے ہیں تو پھر ان کی بعض باتیں درست اور سچ ثابت ہوتی ہیں اسکی وجہ کیا ہے؟ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس کے متعلق بھی "خامہ فرسائی" کردی جائے۔ چنانچہ مذکورہ سوال نبی علیہ السلام کے عہد مبارک میں ہوا تھا کیونکہ اس دور میں بھی ساحر نجومی اور کاہن وغیرہ بکثرت موجود تھے لہٰذا اس وقت زبان رسالت مآب ﷺ سے جو جواب صادر ہوا وہ صحیح مسلم میں موجود ہے کہ کچھ لوگوں نے نبی علیہ السلام سے کاہنوں یا نجومیوں کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ "لیس بشئی" ان کے پاس تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ لوگ بعض دفعہ کوئی بات کہتے ہیں "فیکون حقا" تو وہ درست نکل آتی ہے آخر اس کی کیا وجہ ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا "تلك الكلمة من الحق مائة كذبة" یہ وہ بات ہوتی ہے جو جن (شیطان) اچک لیتا ہے پھر اس کو اپنے دوست انسان (یعنی کاہن، نجومی) کے کان میں ڈال دیتا ہے پس وہ (کاہن) اس ایک بات میں سو جھوٹ ملا کر لوگوں کو سناتا ہے۔ تیسیر الباری جلد ۵ ص ۴۷۳ مسلم مترجم جلد ۵ ص ۳۹۹)

کوئی جن کسی کلمہ کو کیسے سن لیتا ہے اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے نبی علیہ السلام

فرماتے ہیں کہ فرشتے جب بادلوں میں اترتے ہیں تو وہ اس امر الٰہی کا باہم تذکرہ کرتے ہیں جو آسمانوں میں طے پایا ہو۔ شیطان چوری چھپے سننے کے لئے کان لگاتا ہے اور کسی امر کے بارے میں کچھ سن لیتا ہے وہ اس بات کو کاہنوں تک پہنچا دیتا ہے پھر وہ کاہن لوگ اس بات کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری مترجم جلد ۳ ص ۲۹۷ باب بدء الخلق)

یہ بھی ایک اتفاق ہی ہوتا ہے کہ ان نجومیوں کی کوئی بات درست ثابت ہوتی ہے جبکہ حقیقت اس سے مختلف ہے ایک بات یہ بھی مشہور ہے کہ جس کا اعتراف ایسے لوگوں کے منہ سے سننے میں آتا ہے کہ انہوں نے عمل تسخیر کے ذریعے کسی نہ کسی جن کو مسخر کر رکھا ہوتا ہے جسے یہ لوگ اپنی "اصطلاح" میں "مؤکل" کہتے ہیں اور وہ مؤکل شیاطین فرشتوں کی بعض باتیں چوری کر کے ان کاہنوں کو بتا دیتے ہیں اور "کاہن" ان باتوں کو عوام میں بیان کر کے اپنی "بزرگی" کے پل باندھتے ہیں اور اکثر جاہل لوگ اس دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ یہ کوئی اولیاء اللہ ہیں جبکہ معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے اور وہ سب کچھ شیطانوں کا ہی کیا دھرا ہوتا ہے اس کی وضاحت قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ "ویوم یحشرھم جمیعا یمعشرالجن قد استکثرتم من الانس وقال اولیاء ھم من الانس ربنا استمتع بعضنا ببعض وبلغنا اجلنا الذی اجلت لنا قال النار مثوا کم خلدین فیھا الاماشاء اللہ ان ربک حکیم علیم" (انعام ۱۲۸)

اور جس دن وہ سب کو جمع کرے گا (اور فرمائے گا) اے جنوں تم نے انسانوں سے بہت فائدے حاصل کئے۔ انسانوں میں سے وہ لوگ جو ان جنوں کے دوست ہوں گے کہیں گے اے ہمارے رب ہم ایک دوسرے سے فائدے حاصل کرتے رہے اور آخر اس وقت کو پہنچ گئے ہیں جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا۔ اللہ فرمائے گا کہ اب تمہارا ٹھکانا جہنم ہے ہمیشہ اس میں جلتے رہو گے مگر جو اللہ چاہئے بے شک تمہارا پروردگار حکمت والا اور جاننے والا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں جن وانس یا ان نجومیوں، کاہنوں کی ساری سرگزشت موجود ہے

اور ان کا انجام بھی ایسے برے انجام سے بچنے کے لئے سحر و نجوم کے قبیح افعال سے دوری بہتر ہے اور پھر یہ ساحر اور نجومی لوگ تو "شرافت و بزرگی" کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کے ایمان و دولت پر "ڈاکہ زنی" کرتے ہیں چنانچہ ایسے انسان دشمن "لٹیروں" سے خود بھی بچا جائے اور دوسروں کو بھی ان سے بچنے کی تلقین کی جائے۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ "ان کاہنوں اور منجموں کو جو بازاروں میں سادہ لوح عوام کو گمراہ کرتے اور فریب دے کر ان کی جیبیں صاف کرتے ہیں جو شخص روکنے کی طاقت رکھتا ہو روکے، ان پر سخت گرفت کرے اور ان کے پاس آنے والے لوگوں کو منع کرے اور سمجھائے ان کاہنوں کی چند ایک باتوں کے صحیح ہو جانے سے ان کے جال میں نہ پھنسنا چاہئے اور نہ ہی اس فریب میں آنا چاہئے کہ ان کے پاس لوگوں کا جمگھٹا لگا رہتا ہے اور اس سے دھوکہ نہ کھانا چاہئے ان کے پاس علم والے لوگ آتے ہیں کیونکہ ان کے پاس اہل علم نہیں بلکہ جاہل لوگ آتے ہیں اگر ان کے پاس علم کی دولت ہوتی تو خلاف شریعت امور کا ارتکاب نہ کرتے ان کا حال یہ ہے کہ رات دن محرمات کے ارتکاب میں مبتلا اور مشرکانہ تعویذ گنڈوں میں مصروف رہتے ہیں۔(ہدایۃ المستفید اردو جلد ۲ صفحہ ۸۱۴)

علامہ قرطبیؒ کی مذکورہ باتیں حقائق پر مبنی ہیں ساحر، نجومی اور کاہن وغیرہ واقعی بڑے فتنہ پرور اور تماشہ بین ہوتے ہیں دوسروں کو بلکتا، سسکتا اور کڑھتا ہوا دیکھنے میں انہیں بڑا سکون ملتا ہے یہ لوگ ہر روز جب تک کسی نہ کسی طریقے اور رنگ سے کوئی تکلیف و اذیت نہ پہنچالیں ان کو چین نہیں آتا اور جادو بھرے تعویذوں سے غارت ہو کر فساد کا اکھاڑا بنا کر انکے پاس آنے والی کتنی ہی عورتیں ان کے ہاتھوں بے آبرو ہوئیں عورتوں کے ساتھ ان کے مخلوط رویے نے کیا کچھ "گل" نہیں کھلائے۔ غرض انسانیت کے دشمن ان لوگوں سے دامن بچانا ضروری ہے اگر کوئی شخص ان دشمنان خدا اور رسول اللہ ﷺ کو سچا سمجھتا ہے تو وہ ایک کڑی آزمائش اور فتنہ میں مبتلا ہے جبکہ ہم تو خیر خواہی سے اسے فقط یہی مشورہ دیں گے کہ......

؎ دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
لباس خضر میں یہاں رہزن بھی پڑتے ہیں